

7638- سود پر استعمال شدہ گاڑیوں کی خریداری میں معاونت کرنا

سوال

میں مسلمان شخص ہوں اور امریکہ میں استعمال شدہ گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہوں، میری گزارش ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ میرا کام حلال ہے یا حرام؟

میں ان اشخاص کو گاڑیاں فروخت کرتا ہوں جو نقد پوری قیمت ادا نہیں کر سکتے، اس لیے میں کم قیمت پر اور ہفتہ وار قسط اور بغیر کسی فائدہ کے انہیں گاڑیاں فروخت کرتا ہوں، لیکن اس میں عیب یہ ہے کہ بعض لوگ کچھ قسطیں ادا کرتے ہیں اور پھر ادا نیگی مقطوع کر دیتے ہیں، یا پھر گاڑی حادثہ کا شکار ہو جاتی ہے تو ادا نیگی رک جاتی ہے، اور ایک دوسرا عیب یہ ہے کہ میں اپنے حقوق کے حصول کے لیے ایک لمبی مدت تک انتظار کرتا ہوں، یہاں امریکہ میں اکثر لوگ مالی کمپنیوں کے ساتھ یہن دین کرتے ہیں تاکہ وہ انہیں گاڑیوں کی خریداری کے لیے قرضہ فراہم کریں، اس کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:

1- گاہک اپنی پسند کی گاڑی خریدتا ہے۔

2- میں مالی کمپنی کی نیابت کرتے ہوئے فارم بھرنے میں اس کی مدد کرتا ہوں۔

3- کمپنی اور گاہک کی جانب سے وکیل بن کر فارم مالی کمپنی کو ارسال کرتا ہوں۔

4- جب کمپنی درخواست کو بول کر لیتی ہے تو 75-90% میرے حقوق مجھے ارسال کرتی ہے، اور قرض جاری کرنے کی نظیر میں گاہک سے قطعوں کی شکل میں وصول کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا مالی کمپنی کے لین دین کرنے میں لوگوں کا تعاون اور مدد کرنا حلال ہے یا حرام؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں میں گنگار ہوں، کہ میں نے گاڑی خریدنے کے لیے سودی قرض کے حصول میں ان کی مدد کی ہے، باوجود اس کے میں کمپنی یا گاہک سے گاڑی کی قیمت میں سے 75-90% نیصد کے حصول کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں کرتا؟

میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس معاملہ کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

پسندیدہ جواب

شرعی طور پر یہ طریقہ حرام ہے کیونکہ یہ تو خالص سود ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اُول اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت حلال کی ہے، اور سود کو حرام کیا ہے﴾۔ البقرۃ (275)۔

یہ طریقہ کئی ایک اسباب کی بنابر حرام ہے:

اول:

جیسا کہ سوال میں ہے کہ مالی کمپنی ایک سودی کمپنی ہے جو سودی لین دین کرتی ہے۔

دوم :

آپ نے جو طریقہ ذکر کیا ہے۔ کہ مالی کمپنی فروخت کنندہ کو قیمت ادا کرتی ہے، اور اس کی بنابرآگاہ سے قسطوں کی شکل میں زیادہ رقم وصول کرتی ہے۔ وہ فائدہ کے ساتھ قرض کے علاوہ کچھ نہیں، گویا کہ مالی کمپنی گاہک کو کچھ رقم قرض دیتی ہے (مثلاً 10000 دس ہزار ڈالر) اور اس پر زیادہ کی شرط لگاتی ہے (10% میلادس فیصد) تو گاہک مالی کمپنی کو قسطوں زیادہ ادا کرتا ہے (تو اس طرح دس ہزار گیارہ ہزار ڈال بن جائے گا) اور یہ واضح طور پر ربا الفضل یعنی زیادہ سود ہے، جو کہ جائز نہیں اور بعینہ سود ہے، اور یہی جاہلیت کا سود ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور جو سودا بی جائے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توہیارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو اور نہ یہی تم پر ظلم کیا جائے گا۔} البقرۃ (278-279).

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

(۲۸۱) (ب) اور تم اس دن سے ڈر جاؤ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹاتے جاؤ گے، پھر ہر جان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جاتے گا جو اس نے عمل کیا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتے گا۔ البقرۃ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"خمردار حاملیت کے سود میں سے ہر قسم کا سود ختم کر دیا گیا ہے، تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود خلجم کرو اور نہ ہی تم پر خلجم کیا جائے گا"

(3064) نسخه یهودی مسیحیت (2896) نسخه ابراهیمی

امام قرطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ادھار (قرض) میں زیادہ سود ہے، اگرچہ یہ چارہ کی ایک ممکنی پر ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے: یا ایک دانے پر سی ہو۔

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

علماء کرام اس مرتفعہ میں کہ قرض دینے والے نے جو بھی قرض سرزدہ کی شرط لگائی تو وہ حرام ہوگا۔

سوم :

اور یہ بھی ہے کہ : مالی کمپنی اپنے گاہکوں پر ادائیگی کی تاخیر میں بھی ایک اور زیادہ کی شرط لگاتی ہے، اور یہ بھی سود میں شامل ہے۔

اسلامی نہاد کی مجلس کے دوسرے اجلاس کے فیصلوں میں مندرجہ ذیل فیصلہ ہے :

قرض کی ادائیگی کا وقت آنے پر اگر مقرض ادائیگی سے عاجز ہو تو اس صورت میں تاخیر کے بد لے میں مقرض پر ہر قسم کا زیادہ یا فائدہ عائد کرنا، اور اسی طرح معاهدے کی ابتداء میں ہی قرض پر زیادہ یا فائدہ عائد کرنا یہ دونوں صورتیں سودہیں اور مشرعاً حرام ہیں۔

چہارم :

فائدہ کے ساتھ قرض کا حکم اور اس سے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید قسم کی نہی معلوم ہو جانے کے بعد ہمارے لیے یہ جاننا باقی ہے کہ : سود پر تعاون کرنا۔ اگرچہ معاون مستفید نہ بھی ہو۔ اور کسی بھی صورت میں لوگوں کے لیے سودی لین دین میں آسانی پیدا کرنا شرعاً طور پر حرام ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ اور تم نکلی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہست سخت سزا والا ہے ﴾۔ المائدہ (2)

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی، سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے، اور اس کے دونوں گواہوں پر، اور حلال کرنے اور حلال کروانے والے پر، اور صدقہ روکنے والے پر، اور گودنے اور گدوانے والی پر“

صحیح مسلم حدیث نمبر (50) جامع ترمذی حدیث نمبر (1038) ان کے علاوہ بھی کئی ایک نے روایت کیا ہے۔

اور اسلامی نہاد کی نویں (9) اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار پاس کی :

سب مسلمانوں پر سود لینے اور دینے اور سودی کاروبار اور اس میں کسی بھی صورت کے اندر تعاون و مدد کرنے سے رکنا اور منع ہونا ضروری اور واجب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، تاکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کریں۔

اور یہ قرار بالاجماع پاس کی گئی۔

لہذا اس بنا پر آپ کے لیے نہ توابتد اسے ہی شرکت کرنی جائز ہے اور نہ ہی مالی کمپنی اور گاہک کے مابین اس سودی لین دین کو مکمل کرنے میں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ کوئی اور مباح اور حلال طریقہ تلاش کریں جو آپ کے حق کا ضامن ہو، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نہ کسی کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کو ترک کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بد لے میں اس بھی بہتر عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی بھلائی اور نخیر کی توفیق سے نوازے۔

والله اعلم.